5485 - بچہ نماز میں تنگ کرتا ہے

سوال

میں ہمیشہ بروقت نماز ادا کرنے کی کوشش کرتی ہوں، میرا ڈیڑھ برس کا بچہ ہے بعض اوقات نماز ادا کرتے وقت اس کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہوتا، مشکل یہ جب میں اس کے قریب نماز ادا کروں تو وہ میرے آگے بیٹھ کر میری نماز خراب کرتا ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس کے ایسا کرنے سے میری نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں ؟
کیا اس بنا پر نماز میں تاخیر کرنی افضل ہے اور بعض اوقات اس کا وقت نکل جائے تو بعد میں قضاء کرتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان کے لیے بروقت نماز ادا کرنی واجب ہے، اور بغیر کسی عذر کے نماز میں تاخیر کرنی حتی کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

یقینا مؤمنوں پر نماز وقت مقررہ پر ادا کرنی فرض کی گئی ہے .

یعنی اس کا وقت ہے جس سے نہ تو تاخیر ہو سکتی ہے اور نہ ہی وقت سے قبل ادا کی سکتی ہے، اور پھر نماز کی شروط میں وقت سب سے زیادہ بڑی شرط ہے، اگر کوئی شخص نماز کی بعض شروط سے عاجز ہو تو وہ نماز کے وقت میں ہی حسب استطاعت نماز ادا کرے گا، لیکن اس میں تاخیر نہیں کر سکتا، اس کی دلیل یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے نماز کے وقت کو بہت اہمیت دی ہے اور اس کا اہتمام کیا ہے کہ؛ اگر مسلمان شخص کو پانی نہ ملے تو وہ تیمم کر کے نماز ادا کر لے، چاہے اسے یقین بھی ہو کہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد اسے پانی حاصل ہو جائیگا.

رہا مسئلہ یہ کہ ماں نماز ادا کر رہی ہو اور بچہ آگے سے گزر جائے تو اس کی نماز باطل ہو گی یا نہیں تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور نہ ہی باطل ہو گی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک بچی کو اٹھا کر نماز پڑھائی جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے، اور جب سجدہ کرتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے.

جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو اٹھا کر نماز پڑھائی جو ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی بیٹی تھی، چنانچہ جب

سجدہ کرتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (486) صحیح مسلم حدیث نمبر (844).

اور اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک بچہ ان کی کمر پر چڑھ گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں نماز مکمل کی.

عبد اللہ بن شداد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نمازوں میں سے ایک نماز پڑھانے کے لیے ہمارے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن یا حسین رضی اللہ تعالی عنہما کو اٹھایا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے آئے اور انہیں بٹھا کر نماز کے لیے تکبیر کہہ دی اور نماز پڑھانے لگے، اور اپنی نماز میں سجدہ کیا تو اسے بہت لمبا کر دیا.

میرے والد کہتے ہیں: میں نے اپنا سر اٹھایا تو بچہ رسول کریم صلی اللہ وسلم کی کمر پر سوار تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے لہذا میں بھی دوبارہ سجدہ میں چلا گیا، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنی نماز میں سجدہ اتنا لمبا کر دیا کہ ہم گمان کرنے لگے کہ کوئی واقع اور حادثہ پیش آ گیا ہے، یا پھر آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ایسا تو کچھ بھی نہیں تھا، بلکہ میرا بیٹا میری کمر پر سوار ہوا تو میں نے اسے اپنی حاجت اور ضرورت پوری کیے بغیر جلد اتارنا مناسب نہ سمجھا "

سنن نسائی حدیث نمبر (1129) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی (1 / 246) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے اگر آپ اپنے بچے کو نماز میں اٹھا لیں یا اسے بٹھا دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور آپ کی نماز کو کچھ نقصان اور ضرر نہیں ہو گا، آپ بروقت نماز ادا کرنے کی حرص رکھیں اور کوشش کریں.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر خیر وبھلائی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .